خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

ہفتہ | 13- دسمبر 1997ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
CPL 61
فون 213029
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 47-82 نمبر 278 | ہفتہ 12 شعبان-1418ھ 13 فتح 1376ہش 13 دسمبر 1997ء

متقی اخلاقِ رذیلہ سے پرہیز کر کے اخلاقِ فاضلہ میں ترقی کرتا ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

متقی بننے کے واسطے یہ ضروری ہے کہ بعد اس کے کہ موٹی باتوں جیسے زنا' چوری' تلفِ حقوق' ریا' عجب' حقارت' بخل کے ترک میں پکا ہو تو اخلاقِ رذیلہ سے پرہیز کر کے ان کے بالمقابل اخلاقِ فاضلہ میں ترقی کرے۔ لوگوں سے مروت' خوش خلقی' ہمدردی سے پیش آوے۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ سچی وفا اور صدق دکھلاوے۔ خدمات کے مقام محمود تلاش کرے۔ ان باتوں سے انسان متقی کہلاتا ہے۔ اور جو لوگ ان باتوں کے جامع ہوتے ہیں وہ اصل متقی ہوتے ہیں (یعنی اگر ایک ایک خلق فرداً فرداً کسی میں ہوں تو اسے متقی نہ کہیں گے جب تک بحیثیت مجموعی اخلاقِ فاضلہ اس میں نہ ہوں)

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 680)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کو بہشتی مقبرہ کی اندرونی چاردیواری میں سپردِ خاک کر دیا گیا

حضرت مرزا عبدالحق صاحب امیر صوبہ پنجاب نے جنازہ پڑھایا اور قبر تیار ہونے پر دعا کرائی

ہزاروں ہزار افراد نے نہایت تنظیم اور نظم و ضبط سے جنازہ اور تدفین میں شرکت کی

ربوہ: 12- دسمبر 1997ء حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پوتے اور جماعت احمدیہ کے مرکزی ادارے صدر انجمن احمدیہ کے صدر' اور ناظر اعلیٰ حضرت مرزا منصور احمد صاحب کا جسد خاکی آج یہاں ساڑھے تین بجے سہ پہر بہشتی مقبرہ کی اندرونی چاردیواری میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ آپ مورخہ 10- دسمبر کو وفات پا گئے تھے۔

حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف کا جنازہ بیت اقصیٰ میں جمعہ و عصر کی عبادات جمع کرنے کے بعد حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی زیر ہدایت حضرت مرزا عبدالحق صاحب امیر جماعت احمدیہ صوبہ پنجاب نے پڑھایا اور تدفین کے بعد دعا بھی آپ ہی نے کرائی۔ جنازہ اور تدفین میں ہزاروں افراد نے شرکت کی جن میں اہل ربوہ کے علاوہ دور و نزدیک کے متعدد علاقوں سے آئے ہوئے احباب نے شرکت کی۔ لندن سے محترم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب حضرت امام جماعت احمدیہ اور برطانیہ کی جماعت کے نمائندہ کے طور پر تشرف لائے تھے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کا جنازہ ان کی رہائش گاہ دارالصدر سے دن کے ایک بجے روانہ ہوا۔ آپ کا جسد خاکی سفید رنگ کے ایک تابوت میں رکھا گیا تھا۔ یہ تابوت فضل عمر ہسپتال کی ایمبولینس میں رکھا گیا۔ ایمبولینس میں آگے کی سیٹ پر حضرت صاحبزادہ صاحب کے منجھلے صاحبزادے محترم صاحبزادہ مرزا مغفور احمد صاحب تشریف فرما تھے۔

جنازے کا قافلہ دارالصدر سے روانہ ہوا تو آگے آگے پانچ موٹر سائیکل سوار تھے جس کے بعد نظارت اشاعت سمعی و بصری کی کھلی جیپ تھی ان کے بعد امور عامہ کی گاڑی تھی جس میں ناظر امور عامہ محترم ملک خالد مسعود صاحب اور دیگر احباب سوار تھے بعد ازاں جنازے کی ویگن تھی۔ اس ویگن کے پیچھے صدر صاحب عمومی محترم کرنل (ر) ایاز محمود احمد خان کی گاڑی تھی جس کے بعد چار گاڑیاں خاندان حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے افراد کی تھیں۔ ان میں سے پہلی گاڑی میں محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب' جن کو حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے نیا ناظر اعلیٰ اور امیر مقامی مقرر فرمایا ہے سوار تھے۔ ان کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی گاڑی تھی جس کے بعد موٹر سائیکلوں اور گاڑیوں کی ایک طویل قطار تھی جن کی مجموعی تعداد 40 سے متجاوز تھی۔ جنازہ کا یہ قافلہ حلقہ بیت المبارک سے غربی سمت مڑا اور پھر چوک سے ریلوے لائن کی طرف مڑ گیا اور ریلوے لائن کے متوازی سڑک سے ہوتا ہوا غربی ریلوے پھاٹک سے گذر کر رحمت بازار کی طرف مڑا اور رحمت بازار سے اگلی سڑک سے راجیکی روڈ پر ہو لیا۔ جنازہ کا قافلہ ایک بج کر 25 منٹ پر بیت اقصیٰ پہنچا۔

بیت اقصیٰ کے آگے کی طرف جنازہ رکھا گیا۔ جس کے بعد محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے جمعہ پڑھایا۔ آپ نے مختصر سے خطبہ میں حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کا ذکر خیر فرمایا۔

محترم مولانا نے اعلان کیا کہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ارشاد کے مطابق حضرت مرزا عبدالحق صاحب جنازہ پڑھائیں گے چنانچہ جمعہ و عصر کی ادائیگی کے بعد دن کے دو بجے حضرت مرزا عبدالحق صاحب نے جنازہ پڑھایا۔ جنازہ میں شرکت کرنے والے احباب کی تعداد اتنی زیادہ تھی کہ ساری بیت اقصیٰ کے علاوہ سامنے والے لان بھی بھرے پڑے تھے۔

جنازہ کی بہشتی مقبرہ روانگی دو بج کر دس منٹ پر جنازہ بہشتی مقبرہ کے لئے روانہ ہوا۔ جملہ احباب کو محترم ناظر صاحب اصلاح و ارشاد نے صبر سے کام لینے اور نظم و ضبط کے قیام کی جو ہدایت کی تھی اور جماعت احمدیہ کے افراد کی تربیت میں تنظیم اور نظم و ضبط کو جو بنیادی اہمیت حاصل ہے اس کا بہترین مظاہرہ آج حضرت صاحبزادہ صاحب کے جنازہ کے موقع پر دیکھنے میں آیا۔

جنازہ بیت اقصیٰ سے روانہ ہوا تو مستعد خدام نے جنازہ کے گرد دو دائرے بنائے ہوئے تھے۔ اور جمعہ کے لئے آئے ہوئے ہزاروں ہزار افراد نہایت تنظیم نظم و ضبط سے اپنی اپنی جگہ کھڑے تھے۔ نہ دھکم پیل تھی۔ نہ اونچی آواز۔ جنازہ کا

باقی صفحہ 7 پر

حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے اخلاق عالیہ

بیت اقصیٰ میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے خطبہ میں حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے اخلاق عالیہ کا تذکرہ کیا۔

آپ نے اپنے خطبہ کا آغاز ان الفاظ سے فرمایا کہ میرا ارادہ تھا کہ میں آج کے خطبہ کے لئے کسی اور کو کہتا مگر محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ اور ناظر اعلیٰ و امیر مقامی کے احسانات کو یاد کرتے ہوئے جو ایک لمبے عرصے تک مجھ پر رہے میں نے مناسب جانا کہ اگر آج میں نے ان کی یاد میں کچھ کلمات نہ کہے اور کوتاہی کی تو یہ ایک احسان فراموشی ہوگی۔ محترم مولانا نے حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف کے متعلق خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ کی زندگی ساری کی ساری خدمت دین میں گذری اور وہ بھی اس رنگ میں کہ آپ کے دل و دماغ میں اطاعت امام کا جذبہ نہایت احسن رنگ میں بھرا ہوا تھا۔ آپ اطاعت امام اسی رنگ میں کرتے تھے جیسے دل کی دھڑکن کی نبض پیروی کرتی ہے بعض اوقات اجلاس اور میٹنگ میں خاکسار کوئی تحریر رپورٹ کی شکل میں جب پیش کرتا تو آپ دیکھ کر فرماتے کہ یہ کیا لکھ کر لائے ہو کیا تم امام کو سمجھانے لگے ہو کہ یہ کرو اور وہ نہ کرو۔ اس طرح سے آپ اطاعت امام کو ہر رنگ میں اور صورت میں مقدم رکھتے۔

دوسری بات جو میں نے آپ میں دیکھی اور جس کا مجھے بارہا مشاہدہ کرنے کا اتفاق ہوا کہ آپ ایک ضرورت مند کی ضرورت کو پورا کرنے کی پوری کوشش کرتے اور اس ضمن میں آپ خرچ کی ہرگز پرواہ نہ کرتے۔ فرمایا کرتے تھے کہ ایک ضرورت مند کی ضرورت پوری ہونی چاہئے پیسے کا کیا ہے خدا تعالیٰ اپنی جناب سے پوری فرما دے گا۔ آپ نے اپنے خطبہ کے آخر میں فرمایا کہ آپ نے اپنی تمام زندگی حقوق اللہ اور حقوق العباد کی بجا آوری میں گذاری۔ اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے۔

اللہ جل شانہ کی سچی فرمانبرداری اختیار کرو اس کی اطاعت کرو۔ اس کی محبت کرو۔ اس کے آگے تذلل کرو۔ اسی کی عبادت ہو۔ اور اللہ کے مقابل کوئی غیر تمہارا مطاع محبوب معبود مطلوب امید و بیم کا مرجع نہ ہو۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

13 فتح 1376 ہش 13 دسمبر 1997ء

خدا تعالیٰ کا جلال ظاہر ہو

بعض حکماء اپنی کسی دوا کا ذکر کر کے اس کی یہ خوبی بیان کرتے ہیں کہ یہ ہر بیماری کا علاج ہے۔ اگر ہر بیماری کا علاج نہ بھی ہو تو کم از کم یہ تو کہا جا سکتا ہے کہ ایک جیسی دو چار بیماریوں کا علاج ہو گا۔ کیونکہ ہر بیماری کا علاج ایک ہی دوا سے ہو سکے یہ تو ناممکن ہے۔ یہ ہے ہماری جسمانی بیماریوں کی بات۔ لیکن جہاں تک ہماری روحانی بیماریوں اور کمزوریوں کا تعلق ہے وہاں یقیناً یہ کہا جا سکتا ہے کہ کوئی نہ کوئی ایک ایسی بات بھی ہے جو ہماری ہر بیماری اور ہماری ہر کمزوری کا علاج بن سکتی ہے۔ جس سے ہمارا موثر طریق پر علاج ہو سکتا ہے۔ جس طرح مثلاً یہ بھی کہا جاتا ہے اور یہ بات بالکل ٹھیک ہے۔ کہ اگر انسان جھوٹ بولنا چھوڑ دے تو اس کی کئی دیگر کمزوریاں خود بخود رفع ہونے لگتی ہیں۔ لیکن جہاں تک روحانی بیماریوں کا تعلق ہے ان کے لئے ایک علاج جسے ہم کہہ سکتے ہیں کہ ایک ہی علاج یہ ہے کہ انسان دعوت الی اللہ کرے۔ دعوت الی اللہ کرنے والے کو اپنے متعلق بھی سوچنا پڑتا ہے اور جس کو دعوت دی جارہی ہے اس کے متعلق بھی سوچنا پڑتا ہے۔ اپنا تجزیہ بھی کرنا پڑتا ہے اور دوسرے لوگوں کا تجزیہ بھی کرنا پڑتا ہے۔ جس طرح کہتے ہیں کہ کسی ولی اللہ کے پاس کوئی عورت اپنے بچے کو لے کر گئی اور ان سے کہا کہ بچے کو گڑ کھانے کی عادت ہے میں چاہتی ہوں کہ اس کی یہ عادت چھوٹ جائے۔ تو وہ بزرگ کہنے لگے کہ تین چار دن کے بعد پھر آنا۔ وہ پھر گئی تو اس بزرگ نے بچے کو نصیحت کی۔ ماں نے پوچھا کہ آخر اتنی سے بات تھی تو پہلے ہی دن آپ نے کیوں نہ بتا دی کہنے لگے کہ دراصل بات یہ ہے کہ مجھے بھی گڑ کھانے کی عادت ہے۔ اور گڑ کھانے کی عادت رکھتے ہوئے اگر میں بچے سے کہوں کہ تم گڑ نہ کھاؤ تو میری یہ نصیحت اثر انداز نہیں ہو سکتی۔ اس لئے میں نے ان تین چار دنوں میں گڑ کھانا چھوڑ دیا ہے۔ اب جبکہ میں نے گڑ کھانا چھوڑ دیا ہے مجھے یہ بات زیب دیتی ہے کہ میں اس بچے کو نصیحت کروں کہ وہ بھی گڑ کھانا چھوڑ دے۔

یہی حساب دعوت الی اللہ کا ہے۔ جب ہم لوگوں کو خدا کی طرف بلاتے ہیں تو سب سے پہلے یہ بات دیکھنے کی ضرورت ہے کہ کیا ہم میں بھی خدا موجود ہے یا نہیں۔ ہم بھی خدا کے قریب ہو رہے ہیں یا نہیں۔ اگر ہم خود ہی خدا کے قریب نہیں ہو رہے تو دوسروں کو خدا کے قریب بلانے کی بات کسی کو متاثر کس طرح کر سکتی ہے۔

پس اپنا تجزیہ کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔ اور اپنے آپ کو ایسا بنانا پڑتا ہے جیسا کہ ہم چاہتے ہیں کہ دوسرے ہماری دعوت الی اللہ سے بن جائیں۔ دوسروں کا تجزیہ اس لئے کرنا ہوتا ہے کہ ہر شخص پر ایک ہی قسم کی اور ایک ہی طرح سے کہی گئی بات اثر نہیں کرتی۔ کسی پر کسی رنگ میں اور کسی پر کسی رنگ میں اثر ہوتا ہے۔ کوئی کسی بات سے متاثر ہوتا ہے۔ اور کوئی کسی اور بات سے متاثر ہوتا ہے اس لئے جس کو دعوت الی اللہ کی جارہی ہے اس کا بھی تجزیہ کرنے کی ضرورت ہے۔ لیکن فی الحال ہم بات کر رہے ہیں اپنی۔ یعنی اپنا تجزیہ کیا جائے۔ دعوت الی اللہ کرتے ہوئے اپنی تمام کمزوریوں کو رفع کرنے کی کوشش کی جائے۔ اس سلسلے میں ہم حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کا ایک ارشاد پیش کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:-

"کلام الٰہی سے ہمیں معلوم ہوتا ہے وہ قوم زندہ نہیں رہتی اور وہ قوم کبھی بھی کامیاب نہیں ہو سکتی جو اپنی مذہبی اور دینی حیثیت قائم نہیں رکھتی۔ اور ہر گز وہ اپنے اخلاق کو اس وقت تک درست کرنے میں کامیاب نہیں ہوتی جب تک کہ وہ قوم دعوت الی اللہ میں مشغول نہیں ہوتی۔ ہمارا سارا کام اسی نقطے کے گرد چکر کھاتا ہے۔ اور اسی مرکز کے گرد گھوم رہا ہے۔ ہماری اور دوسروں کی اصلاح کا ذریعہ یہی ہے۔ ہماری اور دوسروں کی فلاح اسی کے ذریعہ ہے۔ وہ واحد غرض بھی کہ خدا تعالیٰ کے جلال کو پورے طور پر دنیا میں ظاہر کیا جائے اسی سے پوری ہو سکتی ہے۔ اگر ہم اس کو استعمال کریں تو یہی وہ ہتھیار ہو گا جو ایک ہی وقت میں ان تمام مقاصد کو پورا کر جاتا ہے۔ اگر ہم اس کو چلائیں تو ایسا ہتھیار ہمارے نفسوں کی بھی اصلاح کرتا چلا جاتا ہے اور دوسروں کو بھی اصلاح پانے کے قابل بناتا ہے۔ وہ دعوت الی اللہ کی تلوار جو ہمارے ہاتھوں میں ہے ہمارے لئے ہلاکتوں کے دروازوں کو بند کرتی ہے۔ اور اس آگ کو دور کرتی جو ہمارے اردگرد ہوتی ہے۔ کیونکہ جو شخص بھی ہماری دعوت الی اللہ سے متاثر ہو کر سچائی کو قبول کرتا ہے بے شک وہ ہدایت تو پاتا ہے لیکن اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ آگ بھی جو ہمارے گھر کے پاس تھی اور بھی دور چلی گئی"

ہمارا واحد مقصد جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا جلال پوری دنیا پر ظاہر ہو اور اللہ تعالیٰ کا جلال ظاہر کرنے کے لئے جو تدبیر آپ نے بیان فرمائی ہے وہ یہی ہے کہ ہم دعوت الی اللہ کریں اور دعوت الی اللہ کرنے کے لئے جو بات ہمارے لئے نہایت ضروری ہے وہ یہ ہے کہ ہم اپنے نفسوں کی اصلاح کریں۔ بلکہ آپ فرماتے ہیں کہ دعوت الی اللہ کرنے سے ہی اپنے نفسوں کی اصلاح ہوتی چلی جاتی ہے۔ اور دوسروں کی بھی اصلاح ہوتی چلی جاتی ہے۔ گویا کہ ہم بھی بہتر بنتے جاتے ہیں اور دنیا کو بھی بہتر بناتے چلے جاتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے جلال کو بھی ظاہر کرتے چلے جاتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے جلال کو ظاہر کرنا اور دنیا سے منوانا اور دنیا کو اس سے متاثر کرنا ہماری واحد غرض ہے۔ اگر ہم ایسا کر سکیں تو ہم اپنی زندگی کو پوری طرح کامیاب بنا سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسی ہی دعوت الی اللہ کرنے کی توفیق دے جس سے خدا تعالیٰ کا جلال ظاہر ہو۔ جس سے ہمارے نفسوں کی اصلاح ہو' جس سے دوسروں کو بھی اصلاح پانے کے قابل بنایا جا سکے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

بڑھتے چلو کہ بڑھنا ہے اک فرضِ منصبی
جینا ہے اس کا نام یہی تو ہے زندگی
منزل بلا رہی ہے تو پھر کس کا خوف ہو
ہے راہگزر بھی صاف ارادہ بھی ہے قوی
جو آ رہے تھے اپنے تعاقب میں دُور سے
آتی نہیں ہے ان کی نظر آج گرد بھی

ابوالاقبال

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمود مجیب اصغر

حضرت میر ناصر نواب صاحب دہلوی

سلسلہ عالیہ احمدیہ میں حضرت میر ناصر نواب صاحب کو ایک ممتاز مقام حاصل ہے حضرت میر ناصر نواب صاحب نہ صرف حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے کبائر رفقاء میں سے تھے بلکہ آپ کے خسر (یعنی حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ المعروف حضرت اماں جان کے والد محترم) اور حضرت امام جماعت الثانی کے نانا تھے۔ آپ حضرت خواجہ میر درد کی نسل میں سے تھے جو دہلی کے مشہور صوفی بزرگ گزرے ہیں۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب خود نہایت پاک باطن اور صاف گو بزرگ تھے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ سے تعلق کے بعد آپ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں زیادہ معروف ہوئے آپ کے احترام کا یہ عالم تھا کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے وصال کے بعد جب جماعت کے عمائدین نے حضرت مولانا نور الدین صاحب کو امامت سلسلہ احمدیہ کی درخواست کی تو انہوں نے فرمایا "حضرت صاحب کے اقارب میں اس وقت تین آدمی موجود ہیں اول میاں محمود احمد..... قرابت کے لحاظ سے میر ناصر نواب صاحب ہمارے اور حضرت کے ادب کا مقام ہیں اور تیسرے قریبی نواب محمد علی خان صاحب ہیں.... پس میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جن عمائد کا نام لیا ہے ان میں سے کوئی منتخب کر لو میں تمہارے ساتھ بیعت کرنے کو تیار ہوں۔"

(بدر 2 جون 1908ء)

لیکن رفقاء بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مولانا نور الدین کے علاوہ کسی کی بیعت پر راضی نہ ہوئے تاہم اس واقعہ سے حضرت میر صاحب کی علو مرتبتی روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب کی پیدائش 1845ء کی معلوم ہوتی ہے کیونکہ لکھا ہے کہ جب آپ نے 1894ء میں قادیان مستقل نقل مکانی فرمائی تو اس وقت آپ کی عمر 49 سال کی تھی اس کے بعد آپ 30 سال کا مکمل عرصہ قادیان میں رہے آپ نے حضرت بانی سلسلہ کے ابتدائی زمانہ سے خدمات دین کی توفیق پائی حضرت امام جماعت الاول کا سارا زمانہ امامت (جو چھ سال بنتا ہے) آپ نے دیکھا خدمت کی توفیق پائی اور امام اول کی خوشنودی حاصل کی اس کے بعد آپ کے اپنے موعود نواسے امام دوم ہوئے ان کے دور امامت میں بھی آپ نے غیر معمولی خدمت کی توفیق پائی امامت ثانیہ کے دسویں سال تک آپ زندہ رہے اور ایک دور تک کی نسل دیکھ کر اور ایک بھرپور زندگی گزار کر 79 سال کی عمر میں 1924ء میں آپ کا وصال ہوا۔ آپ کی اور آپ کی اہلیہ محترمہ کی آخری آرام گاہیں بہشتی مقبرہ قادیان کے قطعہ خاص میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اور حضرت امام اول کی قبروں کے جنوب میں ہیں درمیان میں صرف گزرنے کے لئے چھوٹا سا راستہ ہے خدا نے جیسا قرب یہاں بخشا ایسا ہی وہاں بھی بخشا اور یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے۔ آپ نانا جان کے نام سے یاد کئے جاتے ہیں۔

حضرت میر صاحب کے خاندانی حالات

حضرت میر ناصر نواب صاحب فرماتے ہیں۔ "میرے باپ کا نام ناصر امیر تھا ان کے والد کا نام میر ہاشم علی صاحب .... خان دوران خان جو نادر شاہ کے مقابلہ میں شہید ہوئے ہمارے جد امجد کی چوتھی پشت میں تھے پھر ان کا نسب تو مشہور ہے وہ سید تھے لیکن شاہی خطاب "خان" تھا میرے والد کے نانا صاحب محمد نصیر عرف حضرت صاحب تھے جن کے نانا حضرت خواجہ میر درد صاحب رحمۃ اللہ علیہ تھے"

(حیات ناصر 92، 93)

حضرت میر صاحب کے ابتدائی حالات

آپ دہلی میں پیدا ہوئے بچپن میں ہی آپ کے والد ماجد کا سایہ سر سے اٹھ گیا دادا ضعیف تھے اس لئے اپنے نانا اور ماموں کی کفالت میں آ گئے 1857ء میں غدر کے نتیجہ میں آپ کو گھر سے بے گھر ہونا پڑا کئی مصائب میں سے گزر کر آپ پانی پت اپنے ماموں کے پاس پہنچے جہاں وہ محکمہ نہر میں ڈپٹی کلکٹر تھے اڑھائی سال کا عرصہ آپ نے پانی پت میں گزارا اڑھائی سال بعد حالات بدلے اور آپ اپنے کنبے سمیت دہلی میں آ گئے اس وقت آپ کی عمر بارہ سال کی تھی۔

آپ کی والدہ نے آپ کو ابتدائی تعلیم کے لئے آپ کے ماموں میر ناصر حسین صاحب کے پاس مادھو پور ضلع گورداسپور بھیج دیا جہاں آپ تین چار سال تک مقیم رہے آپ کی والدہ ماجدہ نے سولہ سال کی عمر میں آپ کی شادی ایک شریف اور سادات کے خاندان میں کر دی اس وقت آپ حضرت عبداللہ غزنوی کے معتقد تھے جو اس علاقے میں خدا رسیدہ بزرگ تھے۔

حضرت نصرت جہاں بیگم صاحبہ آپ کے ہاں شادی کے تین سال بعد پیدا ہوئیں اس نیک بخت بچی کی پیدائش کے بعد آپ کے حالات درست ہونے شروع ہوئے آپ کی والدہ نے آپ کو آپ کے ماموں کے پاس بھیج دیا جہاں آپ نے اپنی تعلیم مکمل کی اس وقت آپ کی عمر اکیس سال کی تھی اپنے ماموں کی ہی کوشش سے آپ کو بائیس سال کی عمر میں امرتسر میں نوکری مل گئی آپ بطور اوورسیئر ملازم ہوئے ملازمت کے سلسلہ میں آپ ستھیالی وغیرہ میں رہے۔

حضرت بانی سلسلہ سے تعلق کی ابتداء

1876ء کے قریب آپ قادیان میں تھے بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے بڑے بھائی جناب مرزا غلام قادر صاحب آپ کے ماموں کے واقف کار تھے۔ انہی کے ذریعے آپ کی ملاقات، حضرت بانی سلسلہ احمدیہ سے ہوئی حضرت صاحب اس وقت براہین تصنیف فرما رہے تھے لیکن ہنوز کوئی دعویٰ نہیں فرمایا تھا قادیان سے آپ کا تبادلہ لاہور ہو گیا آپ چند ماہ کے لئے اپنے بیوی بچوں کو حضرت صاحب کی خاندانی حویلی میں چھوڑ گئے

آپ فرماتے ہیں:۔

"میں نے اپنے گھر والوں سے سنا کہ جب تک میرے گھر کے لوگ مرزا صاحب کے گھر میں رہے مرزا صاحب کبھی گھر میں داخل نہیں ہوئے بلکہ باہر کے مکان میں رہے اس قدر ان کو میری عزت کا خیال تھا وہ بھی عجب وقت تھا حضرت صاحب گوشہ نشین تھے عبادت اور تصنیف میں مشغول رہتے تھے۔"

(حیات ناصر ص 6، 7)

آپ اس زمانہ سے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت دین کے جذبے اور نیکیوں اور عبادات میں انہماک سے بہت متاثر تھے آپ نے براہین احمدیہ کی اشاعت پر کتاب کا ایک نسخہ بھی منگوایا اور بعض امور کے لئے ایک خط میں دعا کی درخواست بھی کی۔

آپ کی صاحبزادی کی بانی سلسلہ سے شادی

ان دنوں آپ لاہور سے تبدیل ہو کر پٹیالہ مالیر کوٹلہ وغیرہ چلے گئے اور وہاں سے چند ماہ بعد نقشہ نویس ہو کر ملتان ٹرانسفر ہو گئے آپ دعا کرتے تھے کہ "میرا مربی اور محسن مجھے کوئی نیک اور صالح داماد عطا فرماوے۔"

آپ فرماتے ہیں۔

"یہ دعا میں نے بار بار اللہ تعالیٰ کی جناب میں کی آخر قبول ہوئی اور مجھے ایسا بزرگ صالح متقی (بانی سلسلہ احمدیہ ناقل) اللہ تعالیٰ نے داماد عطا فرمایا جس پر لوگ رشک کریں تو بجا ہے اور میں اگر اس پر فخر کروں تو کچھ بے جا نہ ہو گا۔"

(حیات ناصر ص 8)

یہ اس دعا کا ہی نتیجہ تھا کہ آپ کی صاحبزادی حضرت نصرت جہاں بیگم صاحبہ کا نکاح حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بانی سلسلہ احمدیہ سے 1885ء میں دہلی میں ہوا۔ اس رشتے سے آپ کے خاندان کے لوگ نالاں تھے لیکن آپ نے کچھ پرواہ نہ کی۔ آپ فرماتے ہیں۔

"... یہ بھی میرے حال میں ایک تبدیلی تھی اور زمانہ کا ایک عظیم پلٹا تھا جس کے سبب سے میں ایک بڑا اور تاریخی آدمی بن گیا چند اپنی برادری کے دنیادار آدمیوں کو چھوڑ کر خدا تعالیٰ نے مجھے لاکھوں سچے اور محب اور ہزاروں (۔) صالحین عطاء فرمائے جو مجھے بجائے باپ کے سمجھتے ہیں اور آئندہ جو سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوں گے وہ حضرت مرزا صاحب کے ساتھ مجھ پر بھی (دعائیں) بھیجا کریں گے..."

(حیات ناصر ص 9)

بیعت آپ کی تبدیلیاں مختلف جگہوں پر ہوتی رہیں۔ انبالہ میں حضرت صاحب مع اہل و عیال آپ کے پاس تشریف لے گئے آپ انبالہ سے لدھیانہ چلے گئے وہاں بھی حضرت صاحب مع اہل و عیال آپ سے ملنے کے لئے تشریف لے گئے۔ لدھیانہ سے آپ کی تبدیلی ایک بار پٹیالہ میں ہوئی وہاں سے آپ قادیان تشریف لے گئے اور جلسہ سالانہ میں شمولیت فرمائی یہ 1892ء کا جلسہ تھا آپ نے جلسہ سالانہ قادیان 1892ء کے موقع پر حضرت صاحب کی باقاعدہ بیعت کی اگرچہ شروع سے آپ حضرت صاحب کے معتقد تھے لیکن ابھی تک سلسلہ احمدیہ میں باقاعدہ بیعت کر کے داخل نہیں ہوئے تھے 1890ء کے آخر میں حضرت صاحب کے دعاوی سے محجوب اور مذبذب ہو گئے تھے لیکن مباحثہ لدھیانہ کے بعد آپ کے شکوک دور ہو گئے اور جلد ہی بیعت کر لی اور اپنی خدمات دینیہ اور خلوص کے باعث بہت آگے نکل گئے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ آپ کے متعلق تحریر فرماتے ہیں۔

"حبی فی اللہ میر ناصر نواب صاحب۔ میر صاحب موصوف علاوہ رشتہ روحانی کے رشتہ جسمانی بھی اس عاجز سے رکھتے ہیں کہ اس عاجز کے خسر ہیں نہایت یک رنگ اور صاف باطن اور خدا تعالیٰ کا خوف دل میں رکھتے ہیں (۔) اور کسی سچائی کے کھلنے سے پھر شجاعت قلبی کے ساتھ بلاتوقف قبول کر لیتے ہیں حب للہ و بغض للہ کا (۔) شیوہ ان پر غالب ہے کسی کے راستباز ثابت ہونے سے وہ جان تک بھی فرق نہیں کر سکتے اور کسی کو ناراستی پر دیکھ کر اس سے مداہنت کے طور پر کچھ تعلق رکھنا نہیں چاہتے اوائل میں وہ اس عاجز کی نسبت نیک گمان تھے مگر درمیان میں ابتلاء کے طور پر ان کے حسن ظن میں فرق آ گیا چونکہ سعید تھے اس لئے عنایت الٰہی نے پھر دستگیری کی اور اپنے خیالات سے توبہ کر کے سلسلہ بیعت میں داخل ہوئے ان کا ایک دفعہ نیک ظنی کی طرف پلٹا کھانا اور جوش سے بھرے ہوئے اخلاص کے ساتھ حق کو قبول کر لینا غیبی جذبہ سے معلوم ہوتا ہے وہ اپنے اشتہار 12۔ اپریل 1891ء میں اس عاجز کی نسبت لکھتے ہیں کہ میں ان کے حق میں بدگمان تھا لہٰذا وقتاً فوقتاً نفس و شیطان نے خدا جانے کیا کیا ان کے حق میں مجھ سے لکھوایا جس پر مجھ کو افسوس ہے اگرچہ اس عرصہ میں کئی بار میرے دل نے مجھے شرمندہ کیا لیکن اس کے اظہار کا یہ وقت مقدر تھا میں نے جو کچھ مرزا صاحب کو فقط اپنی غلط فہمیوں کے سبب سے کہا نہایت برا کیا اب میں توبہ کرتا ہوں اور اس توبہ کا اعلان اس لئے دیتا ہوں کہ میری تحریر کے سبب سے کوئی وبال نہ پڑے۔ اس کے بعد اگر کوئی شخص میری کسی تقریر یا تحریر کو چھپوا دے اور اس سے فائدہ اٹھانا چاہے تو میں عند اللہ بری ہوں اور اگر کبھی میں نے مرزا صاحب کی نسبت اپنے کسی دوست کو کچھ کہا ہو یا شکایت کی ہو تو اس سے اللہ تعالیٰ کی جناب میں معافی مانگتا ہوں۔"

(ازالہ اوہام)

نقل مکانی قادیان

حضرت میر صاحب سروس کے سلسلہ میں کئی جگہ تبدیل ہوتے رہے پٹیالہ سے فیروز پور تبدیل ہو کر گئے جہاں 1893 میں آپ کے پاس حضرت بانی سلسلہ مع اہل و عیال تشریف لے گئے حضرت صاحب وہاں ایک ماہ تک رہے آپ فرماتے ہیں۔ اس وقت میاں محمود چھوٹے بچے تھے اور میاں بشیر تو گود ہی میں شیر خوار تھے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت صاحب نے مئی جون 1883ء میں ڈپٹی عبداللہ آتھم سے مباحثہ کیا (-) وہ امرتسر سے بھاگ کر اپنے داماد یتاداس کے پاس فیروزپور چلا گیا جہاں میر صاحب ملازم تھے جب اسے میر صاحب کا علم ہوا تو اس نے میر صاحب کا تبادلہ ہوتی (مردان) کروادیا۔ مردان میں آپ کا دل نہیں لگتا تھا آپ نے چند تھوڑا سا عرصہ مردان میں گزارا۔ کئی بار چھٹی لے کر قادیان آئے اور بالآخر پنشن لے کر مستقل طور پر قادیان آگئے۔ یہ واقعہ 1894ء کا ہے یہاں پر حضرت میر صاحب گھریلو زندگی اور جماعتی خدمات میں مصروف ہو گئے آپ کے کاموں میں کسی کو دخل دینے کی اجازت نہیں تھی۔

حضرت بانی سلسلہ کی زندگی میں خدمات

حضرت میر صاحب خود فرماتے ہیں۔
"بندہ سرکاری نوکری سے فارغ ہو کر حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ) کی خدمت میں مشغول ہو گیا گویا کہ میں ان کا پرائیویٹ سیکرٹری تھا۔ خدمت گار تھا۔ انجینئر تھا۔ مالی تھا۔ معاملہ وصول کیا کرتا تھا....."

(حیات ناصر ص 13)

آپ حضرت صاحب کے سفروں میں اکثر ساتھ رہتے تھے چنانچہ ایک مرتبہ آپ دہلی حضرت صاحب اور اہل خانہ کے ہمراہ تھے کہ بیمار ہو گئے حضرت صاحب نے قادیان تار دے کر حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب کو بلوایا اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ "ایک دفعہ 1905ء میں حضرت (صاحب) دہلی تشریف لے گئے اور وہاں ہمارے نانا (وفات یافتہ) یعنی حضرت میر ناصر نواب صاحب بیمار ہو گئے تو ان کے علاج کے لئے حضرت صاحب نے حضرت مولوی نور الدین صاحب کو قادیان میں تار بھجوائی کہ بلاتوقف دہلی چلے آئیں جب یہ تار قادیان پہنچی تو حضرت مولوی صاحب اپنے مطب میں بیٹھے ہوئے درس و تدریس کا شغل کر رہے تھے اس تار کے پہنچتے ہی آپ بلاتوقف وہیں سے اٹھ کر بغیر گھر گئے اور بغیر سامان یا زاد راہ لئے سیدھے بٹالہ کی طرف روانہ ہو گئے جو ان ایام میں قادیان کا ریلوے سٹیشن تھا کسی نے عرض کیا حضرت بلاتوقف آنے کا یہ مطلب تو نہیں تھا کہ آپ گھر جا کر سامان بھی نہ لیں اور اتنے لمبے سفر پر یوں خالی ہاتھ روانہ ہو جائیں فرمایا امام کا حکم ہے کہ بلاتوقف آؤ۔ اس لئے ایک منٹ کے توقف کو بھی گناہ خیال کرتا ہوں۔ خدا خود میرا کفیل ہو گا۔ خدا نے بھی اس نکتہ کو ایسا نوازا کہ بٹالہ کے سٹیشن پر ایک متمول مریض مل گیا جس نے آپ کو پہچان کر آپ کا بڑا اکرام کیا اور دہلی کا ٹکٹ خرید دینے کے علاوہ ایک معقول رقم بھی پیش کی۔"

(سلسلہ عالیہ احمدیہ ص 334)

حضرت صاحب اکیلے سفر پر جاتے تھے تو آپ اہل خانہ کے پاس رہتے اہل خانہ کے ساتھ جاتے تو آپ بھی جاتے حضرت صاحب 30 ستمبر 1895ء کو ڈیرہ بابا نانک تشریف لے گئے جہاں حضرت بابا گورونانک کے چولہ کی عبارت نقل کرنے میں دس آدمیوں میں حضرت میر صاحب بھی شامل تھے قادیان میں تعلیمی درس گاہ بنانے کے لئے حضرت صاحب نے 1897ء میں ایک کمیٹی بنائی جس کے صدر حضرت مولانا نور الدین صاحب اور محاسب حضرت میر صاحب مقرر ہوئے۔

حضرت صاحب کے آخری سفر لاہور میں بھی حضرت میر صاحب ہمراہ تھے چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔
"جب آپ لاہور تشریف لے گئے جس سفر میں آپ کو سفر آخرت پیش آیا تب بھی بندہ آپ کے ہمراہ تھا اور اس شام کی سیر میں بھی شریک تھا جس کے دوسرے روز آپ نے قبل از دوپہر انتقال فرمایا:۔

(حیات ناصر ص 14)

آپ جنازہ کے ساتھ لاہور بٹالہ اور قادیان پہنچے اور 27 مئی 1908ء کو حضرت مولوی نور الدین صاحب امام اول کی بیعت اور حضرت صاحب کے جنازہ اور تدفین میں شامل ہوئے۔

حضرت صاحب کی وفات پر آپ کی کیفیت

حضرت صاحب کی وفات پر آپ کو سخت دکھ ہوا آپ فرماتے ہیں "اب بڑی اور سخت تبدیلی میرے حال میں پیدا ہوئی اور ایسی سخت مصیبت نازل ہوئی کہ جس کی تلافی بہت مشکل ہے اللہ تعالیٰ کے سوا میری تکلیف کو کوئی نہیں جانتا۔"

(حیات ناصر ص 14)

پھر فرماتے ہیں
"اب میرے متعلق کوئی کام نہ رہا کیونکہ وہ کام لینے والا ہی نہ رہا دنیا سے اٹھ گیا۔ میر صاحب میر صاحب کی صدائیں اب مدھم پڑ گئیں بلکہ کئی اور میر صاحب پیدا ہو گئے شکر ہے یہ بھی ایک قسم کا غرور مجھ سے دور ہوا۔ ناز جاتا رہا کیونکہ کوئی ناز بردار نہ رہا۔ حضرت صاحب کی جدائی کے غم اور آپ کے سلسلہ کے کاموں سے سبکدوشی نے مجھے پریشان کر دیا۔"

(حیات ناصر ص 15)

امامت اولیٰ میں آپ کی خدمات

حضرت امام اول کے دور میں قادیان میں متعدد پبلک عمارتوں کا اضافہ ہوا توسیع بیت اقصیٰ سکولوں اور بورڈنگ ہاؤس کی بلڈنگس، سکول کے وسیع احاطہ میں بیت النور، سکول کے قریب نور ہسپتال وغیرہ۔ ان عمارات کی تعمیرات اور بالخصوص بیت النور اور نور ہسپتال کی توسیع کے لئے حضرت میر صاحب نے گراں قدر خدمات سر انجام دیں آپ نے دور دراز جماعتی دوروں کے ذریعے بھاری رقم فراہم کی آپ خود فرماتے ہیں۔
"اس پریشانی میں اس عاجز نے ضعفاء قادیان کی حالت کو بے کسی کے عالم میں پا کر ان کی خدمت کے لئے مستعد ہو گیا اور تمام جماعت میں پھر کر (بیت) نور ناصر وارڈ ہسپتال مردانہ و زنانہ اور دار الضعفاء کے لئے چندہ جمع کرنا شروع کر دیا۔"

(حیات ناصر ص 15)

رفاہ عام کے کاموں کے لئے آپ چندہ مانگنے میں عار نہ سمجھتے تھے اور منظوم کلام میں بھی اس کا اظہار کرتے تھے آپ کے کاموں سے حضرت امام اول بہت خوش ہوتے تھے چنانچہ ایک مکتوب میں حضرت امام اول نے تحریر فرمایا۔
"مکرم معظم حضرت میر صاحب! آپ کے کاموں اور خواہشوں کو دیکھ کر میری خواہش ہوتی اور دل میں بڑی تڑپ پیدا ہوتی ہے کہ جس طرح آپ کے دل میں جوش ہے کہ شفاخانہ زنانہ مردانہ (بیت) اور دار الضعفاء کے لئے چندہ ہو اور آپ ان میں سچے دل سے سعی و کوشش فرما رہے ہیں اور .... آپ کے اخلاص، صدق و سچائی کا نتیجہ نیک ظاہر ہو رہا ہے اور ان کاموں میں آپ کے ساتھ والے قابل شکر گزاری سے پر جوش ہیں ہمارے اور تمام کاموں میں سعی کرنے والے ایسے ہی پیدا ہوں۔

(نور الدین 30- اپریل 1909ء)

(حیات ناصر ص 71)

آپ نے 1910ء کے جلسہ سالانہ پر ایک معرکۃ الآرا تقریر فرمائی جس میں جماعت کو عام فہم نصائح فرمائیں آپ ایک رنگ میں ناظم تعمیرات بھی تھے تعلیم الاسلام سکول کے مینجر بھی رہے افسر بہشتی مقبرہ رہے آپ چاہتے تھے کہ حضرت امام اول کا اردو ترجمہ کلام الٰہی شائع ہو اس کے لئے آپ نے عملی قدم بھی اٹھایا۔ حضرت صاحب کی وصیت کے تحت قدرت ثانیہ کے لئے دعاؤں کا التزام کرتے رہتے تھے۔

امامت ثانیہ میں آپ کی خدمات

حضرت امام الثانی مرزا محمود احمد صاحب آپ کے نواسے تھے حضرت مرزا محمود احمد صاحب 14 مارچ 1914ء کو مسند امامت پر متمکن ہوئے ایک معتدبہ حصہ الگ ہو کر لاہور آ گیا حضرت میر صاحب نے استحکام امامت کے سلسلہ میں غیر معمولی خدمات سرانجام دیں۔ آپ نے پیرانہ سالی کے باوجود ایک لمبا سفر مدراس تک کا کیا اور احباب جماعت کو اصل صورت حال سے آگاہ کیا اور اس سے قبل حضرت امام جماعت الثانی کی خدمت میں دینی کاموں کے لئے رقم پیش کی۔ حضرت میر صاحب نظم و نثر کے ذریعے لوگوں میں نیکی کا جذبہ پیدا کرنے کی سعی کرتے رہتے تھے۔ آپ کو حضرت صاحب کی کتب کی اشاعت کا بہت شوق تھا رفقاء حضرت صاحب کے سوانح حیات لکھوانے اور شائع کروانے کا شوق تھا آپ نے اپنے حالات بھی لکھے آپ نے تحریک فرمائی۔
"اے دوستو تم بھی اپنا پچھلا اور پہلا حال سب مختصر سا لکھ دو تاکہ میں اسے شائع کر دوں اور جماعت کے لوگ اس سے فائدہ حاصل کریں اور تمہیں اور مجھے ثواب ہو اور قادیان کے ضعفاء کو کچھ پیسے مل جاویں چہ خوش بود کہ بر آید بیک کرشمہ دو کار"

(حیات ناصر ص 14)

حضرت میر صاحب کی وفات

1924ء میں حضرت امام الثانی انگلستان تشریف لے گئے اس دوران آپ کا 19 ستمبر 1924ء کو نو بجے دن انتقال ہو گیا۔ امیر مقامی حضرت مولوی شیر علی صاحب نے آپ کا جنازہ پڑھا اور بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین عمل میں آئی۔ وفات کے وقت آپ کی عمر 79-80 سال کے لگ بھگ تھی۔

آپ کی صالح اولاد

حضرت میر ناصر نواب صاحب دہلوی نے اپنے پیچھے ایک نہایت صالح اولاد چھوڑی جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1- حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ حرم حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بانی سلسلہ احمدیہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے مبشر اولاد عطا فرمائی (حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب (امام الثانی)، حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے حضرت مرزا شریف احمد صاحب، حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ، حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ

2- حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب۔ حضرت میر محمد اسماعیل صاحب کی دو شادیاں ہوئیں پہلی بیوی پھوپھی زاد تھیں اور دوسری شادی مرزا محمد شفیع صاحب کے ہاں ہوئی جس سے آپ کی یہ اولاد ہوئی۔ سیدہ مریم صدیقہ، سید محمد احمد، سید سید احمد صاحب، سید امین احمد صاحب، سیدہ امۃ اللہ صاحبہ، سیدہ طیبہ صاحبہ، سیدہ امۃ القدوس صاحبہ، سیدہ امۃ الہادی صاحبہ، سیدہ امۃ السمیع صاحبہ، سیدہ امۃ الرفیق صاحبہ

(بحوالہ تاریخ احمدیت جلد سوم ص 484)

7- حضرت میر محمد اسحاق صاحب۔ ان کی شادی حضرت صوفی احمد جان صاحب کی پوتی اور حضرت پیر منظور محمد صاحب کی بیٹی صالحہ خاتون صاحبہ سے ہوئی 5 فروری 1906ء کو نکاح عمل میں آیا۔ اولاد یہ ہوئی

سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ، سیدہ سیدہ بیگم صاحبہ، سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ، سید داؤد احمد صاحب، سید مسعود احمد صاحب، سید محمود احمد صاحب (ناصر)، سیدہ آنسہ بیگم صاحبہ

(بحوالہ تاریخ احمدیت جلد سوم ص 462)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضرت میر ناصر نواب صاحب دہلوی اور آپ کی اہلیہ محترمہ حضرت سید بیگم صاحبہ بنت حضرت سید عبدالکریم صاحب کے درجات اپنے قرب میں بڑھاتا رہے اور آپ کی اولاد در اولاد پر نسلاً بعد نسل اپنے فضلوں رحمتوں اور برکتوں کی بارشیں برساتا رہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

دعا خدا تعالیٰ کی ہستی کا زبردست ثبوت ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے جب میرے بندے تجھ سے سوال کریں کہ خدا کہاں ہے اور اس کا کیا ثبوت ہے تو کہہ دو کہ وہ بہت قریب ہے۔ اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ جب دعا کرنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اسے جواب دیتا ہوں۔ یہ جواب کبھی رؤیا صالحہ کے ذریعے ملتا ہے اور کبھی کشف اور (-) کے واسطے سے۔ اور علاوہ بریں دعا کے ذریعے خدا تعالیٰ کی قدرتوں اور طاقتوں کا اظہار ہوتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایسا قادر ہے کہ مشکلات کو حل کر دیتا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 207)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

رکاوٹیں دور کیجئے

یہ تو ہر انسان کی خواہش ہے کہ وہ جو چاہے کرے اور جو نہ چاہے وہ نہ کرے جتنا آگے بڑھنا چاہے اس کے لئے راستہ صاف ہو اور آگے بڑھتا ہی چلا جائے۔ ہر بات میں اسے آسانی ہو اور آزادی ہو۔ لیکن اگر غور کیا جائے تو اس دنیا میں جتنی کسی کو آزادیاں حاصل ہیں ان سے زیادہ اس کے آگے رکاوٹیں کھڑی ہیں۔ جو شخص اس بات کو نہیں سمجھتا وہ ہمیشہ غلطی کرتا ہے اور جہاں تک رکاوٹوں کا تعلق ہے۔ اس کی بھی متعدد اقسام ہیں۔ کوئی اپنی جسمانی کمزوری کی وجہ سے کوئی کام نہیں کر سکتا یہ اس کے لئے رکاوٹ ہے۔ کوئی شخص اپنی علمی کمزوری کی وجہ سے کوئی کام نہیں کر سکتا۔ یہ بھی اس کے لئے رکاوٹ ہے۔ کوئی شخص ارادے میں کمزور ہونے کی وجہ سے کوئی کام نہیں کر سکتا یہ بھی اس کے لئے رکاوٹ ہے۔ یہ ساری باتیں اس کی آزادی کا باعث بھی بن سکتی تھیں۔ وہ جسم کا مضبوط ہوتا۔ اس کا ذہن مضبوط ہوتا۔ لیکن خواہش کے باوجود اگر اسے یہ چیزیں میسر نہیں ہیں تو یہ ساری باتیں اس کے لئے رکاوٹ بن جاتی ہیں۔ کبھی قانون ہمارے لئے رکاوٹ بن جاتا ہے۔ قانون ہے تو ہمارے فائدے کے لئے لیکن انسان عام طور پر اپنے فائدے سے زیادہ اپنی آزادی کا خواہش مند ہوتا ہے۔ فائدہ ہو نہ ہو وہ آزادانہ طور پر اپنی زندگی بسر کر سکے چاہے اس میں اسے نقصان ہی ہو۔ لیکن اس کی انا کو بڑی تسلی ہوگی کہ اس نے آزادانہ طور پر کوئی کام کیا ہے۔ آپ سڑک کا ٹیکس دیتے ہیں آپ سڑک پر گاڑی چلانے کا اختیار رکھتے ہیں۔ لیکن آپ یہ اختیار تو نہیں رکھتے کہ قانون کے خلاف گاڑی سڑک پر چلائیں یا دوسرے لوگ جو گاڑی پر سفر کر رہے ہیں ان کو سفر کرنے سے روک دیں۔ یا ایسا کریں کہ آپ سمجھیں کہ آپ کے سوا کوئی اس سڑک پر گاڑی چلا نہ سکے۔ یہ تو ممکن نہیں ہے۔ یہ سب رکاوٹیں ہیں۔ انسان کے سامنے کھڑی ہو جاتی ہیں۔ آپ ترقی کرنا چاہتے ہیں۔ ہو سکتا ہے آپ کو آسانی سے ترقیاں ملتی چلی جائیں۔ لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ آپ کی راہ میں کوئی روڑے اٹکائے۔ آپ اپنی وجہ سے یا کسی اور شخص کی وجہ سے ترقی نہ کر سکیں۔

ہمارے ایک محترم دوست مولانا مبارک احمد صاحب ساقی جب ہمارے ساتھ نائیجیریا میں خدمت دین کا فریضہ سرانجام دے رہے تھے تو وہ اکثر کہا کرتے تھے کہ سیفی صاحب یہ تو ٹھیک ہے کہ ہم گاڑی بڑی احتیاط سے چلاتے ہیں۔ قوانین کا لحاظ رکھتے ہیں لیکن اس کا یہ ہرگز مطلب نہیں کہ ایسا کرنے سے کوئی حادثہ پیش نہیں آئے گا۔ دوسری طرف سے جو گاڑی آ رہی ہے آپ کو کیا معلوم کہ کتنی سوجھ بوجھ کا مالک اسے ڈرائیو کر رہا ہے۔ آپ کو کیا معلوم کہ وہ قانون کا کتنا خیال رکھتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ آپ بالکل ٹھیک ٹھاک گاڑی چلا رہے ہوں اور وہ ٹھک سے گاڑی آپ کی گاڑی سے مار دے۔ پھر آگے سے آنے والے ہی کا کیا سوال ہے۔ پیچھے سے گاڑی آ رہی ہو اور وہ آپ سے آگے نکلنا چاہے تو آپ کو پتہ ہی نہ چلے کہ وہ آگے نکل رہا ہے۔ اور آپ ذرا سا دائیں مڑیں اور اس کے ساتھ ٹکرا جائیں۔

یہ ساری باتیں رکاوٹ ہی کے سلسلے میں پیش کی جا سکتی ہیں۔ انسان بہت سی باتوں میں آزاد ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں اور آسانی سے بہت سے کام کر سکتا ہے۔ لیکن اسے یہ نہیں بھولنا چاہئے یہ دنیا آسانیوں اور آزادیوں سے زیادہ مشکلات اور رکاوٹوں کی دنیا ہے۔ ہم میں سے ہر شخص کو یہ بات مدنظر رکھنی چاہئے اور اس کے لئے دعا کرنی چاہئے کہ اے خدا ہم تو قانون کی پاسداری کرتے ہیں ہم تو اس کے مطابق آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن دوسری طرف سے آنے والا شخص بھی تو ایسا کرے۔ اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو ہمارے ساتھ ٹکرا جائے گا۔ زندگی کا کوئی بھی شعبہ لے لیں۔ اس میں آپ کو اس ٹکراؤ کے امکانات نظر آئیں گے۔ اگر ٹکراؤ ہی کے امکانات ہیں تو پھر آپ کیا کریں۔ اس صورت میں آپ کو چاہئے کہ آپ زیادہ سے زیادہ محتاط ہو جائیں۔ آپ جتنے زیادہ محتاط ہوں گے اتنا ٹکراؤ کا امکان کم ہوگا۔ کسی سے بات کرتے ہوئے بھی اگر ٹکراؤ کی صورت پیدا ہونے لگے تو خاموش ہو جایئے۔ یا متحمل مزاجی سے بات کیجئے۔ ایسا بھی ہوتا ہے کہ وہ جگہ ہی چھوڑنی پڑ جائے۔ آپ وہ جگہ چھوڑ دیں۔ آپ اپنی پوزیشن کو بدلنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ یہ بات تو مانی ہوئی ہے کہ جتنا اختیار آپ کو اپنے آپ پر ہے اتنا کسی دوسرے پر نہیں۔ دوسرا آپ کی بات مانے یا نہ مانے یہ اس کی مرضی ہے۔ پھر رکاوٹوں کو دور کرنے کے لئے آپ اپنی طرف دیکھیں۔ اپنے رویے میں تبدیلی پیدا کریں۔ اپنی رفتار کو کم کرنے کی کوشش کریں۔ ہو سکتا ہے کہ اس طرح آپ کی بہت سی رکاوٹیں دور ہو جائیں اور رکاوٹوں کو دور کر کے آزادیوں میں اضافہ کرنا ہی زندگی کی کامیابی ہے۔ آپ اس پر غور ضرور کریں۔

شعبہ امداد طلبا اس وقت انتہائی اعانت کا محتاج ہے۔ تعلیم کے بڑھتے ہوئے اخراجات کی وجہ سے اس شعبہ کے وظائف بہت بڑھ گئے ہیں۔ اس کے لئے احباب جماعت سے گزارش ہے کہ تعلیم جو کہ وقت کی ایک اہم ضرورت ہے کے لئے زیادہ سے زیادہ عطیات و صدقات شعبہ امداد طلباء کے لئے بھجوائیں تاکہ ضرورت مند طلباء کی حسب ضرورت امداد کی جا سکے۔

امید ہے تمام مخیر احباب اس کار خیر میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں گے۔ یہ رقم بمد امداد طلباء خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروا سکتے ہیں۔ براہ راست نگران امداد طلباء معرفت نظارت تعلیم کو بھی یہ رقوم بھجوائی جا سکتی ہیں۔

(نگران امداد طلباء)

○

میرے حصے میں یہی دُردِ تہہ جام سہی
تیری محفل میں یہی جام مرے نام سہی

مختصر تر تھے۔ گراں مایۂ تھے۔ محفل میں تری
چند لمحے جو مری زیست کا انعام سہی

زندگی ویسے تو اِک قیدِ مسلسل ہے مگر!
پا بہ زنجیر چلو۔ کہنے کو دو گام سہی

سخت خستہ ہوں تھکی ہاری ہوں اور رات بھی ہے
مجھ کو منزل تو ملی۔ کیسا بھی انجام سہی

صحنِ گلشن میں مجھے جانے سے روکو تو نہیں
مجھ کو پھولوں سے نہیں کانٹوں سے کچھ کام سہی

کبھی عظمت سے بھی ملنے کا بہانہ تو کرو
وقتِ فرصت نہ سہی صبح نہیں شام سہی

ڈاکٹر فہمیدہ منیر ربوہ

محمد شریف۔ سابق اکاؤنٹنٹ جامعہ احمدیہ حال نیویارک

ممنون احسان

یہ واقعہ اپریل 1933ء کا ہے جبکہ خاکسار نے پرائمری کا امتحان پاس کرنے کے بعد اپنے گاؤں مانگٹ اونچے سے عمر میں پہلی دفعہ والد صاحب (وفات یافتہ) کے ہمراہ قادیان میں حصول تعلیم کے لئے سفر اختیار کیا اس وقت خاکسار کی عمر ۱۱ سال تھی گھر سے کبھی نکلا نہیں تھا۔ عمر چھوٹی تھی قادیان پہنچ کر خاکسار بہت اداس ہو گیا اور رونا شروع کر دیا اور کہنا شروع کر دیا کہ مجھے واپس لے جائیں۔ والد صاحب کو احباب جماعت نے مشورہ دیا کہ ابھی چھوٹا بچہ ہے۔ اس کو واپس لے جائیں اور جب ذرا بڑی عمر کا ہو جائے گا تو اس کو قادیان بھجوا دیں۔ چنانچہ والد صاحب مجھے واپس لے جانے پر تیار ہو گئے۔

مجلس مشاورت کی وجہ سے والد صاحب مدرسہ احمدیہ کے کھلنے سے پہلے قادیان لے گئے تھے خاکسار کی والدہ (وفات یافتہ) کے ماموں زاد بھائی محترم محمد عبداللہ صاحب پیر کوٹی (وفات یافتہ) بھی مدرسہ احمدیہ کے طالب علم تھے۔ جب وہ سالانہ امتحان کی تعطیلات گزار کر قادیان پہنچے اور انہیں خبر ہوئی کہ خاکسار واپس جا رہا ہے تو انہوں نے والد صاحب سے فرمایا کہ اگر یہ مر بھی جائے تو بھی میں اس کو واپس نہیں جانے دوں گا۔ خاکسار کو اچھی طرح یاد ہے کہ جب والد صاحب ریل گاڑی میں سوار ہوئے تو ماموں محمد عبداللہ صاحب نے خاکسار کو اپنے دونوں بازوؤں میں جکڑا ہوا تھا اور میں چیختا چلاتا رہا۔ والد صاحب کی آنکھوں میں بھی آنسو آ گئے تھے۔ والد صاحب کی روانگی کے بعد انہوں نے میرا دل بہلانا شروع کر دیا اور مجھے مدرسہ احمدیہ میں داخل کروا دیا گیا۔

ماموں محمد عبداللہ صاحب پیر کوٹی کا مجھ پر بڑا احسان ہے کہ انہوں نے مجھے واپس نہ جانے دیا۔ اگر میں واپس چلا جاتا تو معلوم نہیں میرا کیا حشر ہوتا۔ میں دوبارہ قادیان جا سکتا یا نہ جا سکتا اور میں تعلیم سے محروم رہ جاتا خدا تعالیٰ کے فضل سے خاکسار نے 1942ء میں مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ اللہ تعالیٰ میرے ماموں محمد عبداللہ صاحب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے اور ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حمیدہ شاہدہ

اچھی مائیں

(صادقہ ثریا اہلیہ (ر)صوبیدار سراج الدین)

بخدمت مکرم ایڈیٹر الفضل نسیم سیفی صاحب

پیارے انکل اچھی مائیں کا مضمون بھجوا رہی ہوں۔ پہلے بھی آپ مجھ ناچیز کے مضامین کو الفضل میں جگہ دیتے رہے ہیں امید ہے اب بھی حوصلہ افزائی کریں گے۔ خاکسار نے بس سلطان القلم کی سپاہی ہونے کے ناطے سے لکھا ہے ورنہ اس قابل تو نہیں ہوں۔

پیارے انکل آنٹی سکینہ سیفی کے بارے میں اخبار الفضل سے ان کی بہت سی خوبیاں اور اچھی باتیں پڑھ کر ان کے لئے دعائیں نکلتی رہیں۔ بہت ہی پر نور چہرہ تھا۔ ہم دار الضیافت میں ان کا آخری دیدار کر کے آئے تھے۔ اپریل میں ہم سے ان کی ملاقات ہوئی تھی۔ بہت ہی اچھی تھیں خدا آپ کو صبر و سکون صحت و سلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسارہ

حمیدہ شاہدہ

دار الرحمت شرقی (الف) ربوہ

دنیا میں بہت سے میٹھے پھل کھائے۔ اور ٹھنڈے سائے دیکھے۔ مگر مادر مہربان کی محبت جس میں نیکی کی تربیت عبادات اور دعاؤں اور گریہ شب کی شیرینی ہو اس محبت کا تو لطف و مزہ ہی کچھ اور ہے۔ خدا تعالیٰ کا ہم پر خاص فضل و احسان ہے کہ اس نے ہمیں بھی اپنی عظیم نعمتوں میں سے وافر حصہ عطا فرمایا اور ایک بے انتہا نیک اور پارسا اور محبت و شفقت' خدمت و ایثار کا سمندر والدہ عطا فرمائی۔ جو اپنے نام صادقہ ثریا کی بہترین مصداق تھیں۔ وہ ہم سے اچانک 8 اور 9 کی درمیانی رات 1983ء ماہ اپریل میں جدا ہوئیں۔ مگر ان کی یادیں اور آخری سانس تک ہماری خدمتیں یاد آ آکر دل کو تڑپاتی اور دعاؤں میں بدلتی رہتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے بارہ تیرہ سال کی عمر سے بچوں کو کلام الٰہی پڑھانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اور ساری عمر جہاں بھی رہیں کلام الٰہی اور دینی کاموں کی بھرپور توفیق پاتی رہیں۔ قادیان میں بھی اپنی والدہ چراغ بی بی صاحبہ جو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے رفقاء میں شامل تھیں ان کے ساتھ کام کرواتی رہیں۔ پھر تلونڈی کھجور والی میں پھر باندھی میں پھر ساہیوال کینٹ میں۔ اس کے بعد دار الیمن اور پھر دار العلوم میں صدر' صدر موصیات نائب صدر کے فرائض انجام دیتی رہیں۔ ان کی خوبیاں بیان کرنا تو بہت لمبے مضمون کو چاہیں گی مگر مختصر لکھنے کی کوشش کرتی ہوں تاکہ ان کے لئے دعا کا موقع ملے اور ہم میں بھی ان کی خوبیاں پیدا ہوں۔

وہ عاجزی اور انکساری کا مجسمہ 'سادگی کا مرقع صفائی و ستھرائی اور پاکیزگی کا خیال رکھنے والی' عزم و ہمت کا پہاڑ تھیں۔ عبادات اور دعاؤں پر کاربند اور ہمیں بھی کاربند بنایا۔ والد گرامی نے کبھی ہمیں کچھ نہیں کہا۔ ساری ذمہ داری اور تربیت ان کے ذمہ تھی۔ مگر والد گرامی کا ہم پر رعب رکھا ہوا تھا۔ نہایت سلیقہ شعار' ہشاش بشاش دین کے کام کرنے والی۔ نہ تھکنے والی' ہر حال میں راضی بہ رضا۔ ہمسائیوں کا بے حد خیال رکھتی تھیں۔ جب بھی کوئی اچھی چیز مثلاً ساگ یا گجریلا وغیرہ یا میٹھے چاول پکاتیں تو ہمسایوں کو ضرور بھجواتی تھیں۔ کھانے بے حد مزیدار پکاتی تھیں۔ اور ہمیں بھی بغیر بوجھ ڈالے سب کچھ سکھایا۔ ذکر الٰہی سے زبان ہمیشہ تر رہتی تھی۔ گھر سے نکلنا تو اونچی آواز میں دعا پڑھنی۔ اکثر دعائیں ہمیں ان سے زبانی سن سن کر یاد ہوئی ہیں۔ اکثر یہ نصیحت فرماتی تھیں۔ ہتھ کم ول تے دل رب ول۔ دست درکار دل بایار یعنی وقت ضائع نہ کرو۔ کام کام اور کام بس یہی ہم نے انہیں ساری زندگی دیکھا۔ گھر کے دنیا کے کام یا دین کے کام کر رہی ہیں۔ اگر ہم نے کہنا کہ امی جان آپ آرام کر لیں تو کہنا کہ قبر میں جاکر آرام ہی کرنا ہے۔

جس دن تمام سیکرٹریان رپورٹ لکھنے یا میٹنگ پر آئی ہوتیں تو بہت سرگرم ہوتیں اور اکثر ہمیں بھی یہی سمجھاتی تھیں کہ صاحب ایمان کی کمر کسی ہوئی اور بازو اڑسے ہوئے ہونے چاہئیں۔ خاندان حضرت بانی سلسلہ سے بے حد عشق تھا۔ ان کی خوشیوں میں شامل ہوتیں اور غموں میں اپنی خوشیوں میں ان کو شامل کر کے خوشی سے پھولی نہ سماتیں۔ ائمہ جماعت کے ساتھ بے حد تعلق عشق تھا۔ دعائیہ خط اکثر لکھا کرتی تھیں۔ اپنی عمر کے آخری دن بھی اجلاس کروا کے آئیں (دار العلوم غربی نمبر2 کے حلقہ کی صدر تھیں) اور جان جان آفرین کے سپرد کر دی۔ آخری سانس تک والد گرامی بچوں اور دین کی خدمت کرتی ہوئی اس دنیا سے رخصت ہوئیں۔ کلام الٰہی بے انتہاء سوز و گداز سے پڑھتی تھیں اور درس کلام الٰہی بہت اچھا دیتی تھیں۔ دینی غیرت رکھنے والی تھیں۔ نظام جماعت کے خلاف بات سننا گوارا نہ کرتی تھیں۔ تمام محلہ کے لوگ ان کا بے احترام کرتے تھے۔ ایک مرتبہ بچپن کی نا سمجھی میں خاکسار بغیر امی کو بتائے کسی عزیز کے ساتھ چلی گئی۔ بہت ڈانٹا کہ خبردار آئندہ سے بغیر بتائے کہیں گئی۔ اس کے بعد ساری زندگی یہ عادت رہی کہ اگر سکول سے راستہ میں کسی کے گھر پانی پینے گئے تو وہ بھی آکر والدہ کو بتا دیا۔ سچ کی عادت انہوں نے ہم کو سکھائی۔ خود بھی ہمیشہ سچ بولا۔ ہم نے والدین سے کبھی کوئی بات نہیں چھپائی۔

ایک مرتبہ بہت بچپن میں خاکسار نے کسی سے ایک معمولی رقم لی تو اسی وقت واپس کروادی جاؤ دے کر آؤ۔ ساتھ سمجھایا بھی۔

اسی طرح ایک مرتبہ خاکسار کو ایک چونی ملی تو خاکسار نے گھر آکر امی کو بتایا تو مجھے کہا کہ جاؤ وہیں پھینک کر آؤ۔ بہت بچپن کی بات ہے۔

راستہ چلنے کے آداب بڑوں کے آداب مجلس کے آداب۔ بیوت کے آداب۔ سب کچھ انہوں نے ہمیں سکھایا۔ اور بہت اچھا سکھایا۔ پیار بھی بے حد کرتی تھیں مگر جہاں تربیت کا سوال یا عبادات کی پابندی وہاں بہت سختی کرتی تھیں خاکسار کی شادی کے بعد بھی بے حد خدمت کی۔ ہم نے تو زندگی میں ان کی کوئی خدمت نہیں کی۔ خدمت کا وقت آیا تو اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئیں۔

خاکسار جب ذرا بڑی ہو گئی اور احساس ہوا کہ امی جان کے ساتھ کام وغیرہ کروانا چاہئے تو صبح کے وقت اگر جلدی اٹھ جاتی اور عبادت اور صبح کی تلاوت سے پہلے باورچی خانے میں آتی اور کہتی کہ امی جان لائیں آٹا میں گوندھ دوں تو انہوں نے جواب میں کہنا کہ "میں بغیر عبادت کئے اور بغیر کلام الٰہی پڑھے کسی کام کو ہاتھ نہیں لگانے دوں گی۔ بس اس طرح انہوں نے ہماری تربیت کی تو کلام الٰہی کی فجر کی تلاوت اور عبادت کی باقاعدگی کی عادت انہوں نے ہی ہم میں ڈالی ہے۔ اور انہوں نے یہ ساری اچھی باتیں اپنے والدین سے جو کہ رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ تھے ان سے براہ راست نور لے کر ان کو دیں۔ خدا کرے کہ ہم اس نور کو اپنی نسلوں اپنی اولادوں اور اپنے وجودوں میں پیدا کر کے آگے پھیلا سکیں۔ یہ سب کچھ اس پاک ذات کی توفیق اور اس کے فضلوں کا مرہون منت ہے۔ پیارے آقا نے خود ان کا جنازہ پڑھایا اور تعزیت کی۔ خدا کرے کہ ان کی روشن خدمت دین آسمان احمدیت پر ہمیشہ چمکتی رہے۔ اور ایسی ٹھنڈے سائے اور دعاؤں والی مائیں خدا سب کے نصیب میں کرے جنہوں نے اپنے وجود کو کچھ نہ سمجھا۔ خدا تعالیٰ ان کے درجات ہر آن جنت میں بلند فرمائے۔ آمین

احمدیہ ٹیلی ویژن کے مستقل پروگرام

جمعہ

11-30 (دن) چلڈرنز کارنر (یسرنا.....)

12-00 (دن) پشتو پروگرام (بالعموم ترجمہ خطبہ جمعہ)

1-00 (دن) شعری نشست۔

4-00 (دن) کمپیوٹر سب کے لئے

6-00 (شام) خطبہ

7-30 (شام) فرنچ بولنے والے دوستوں سے ملاقات

8-45 (رات) خطبہ (دوبارہ ٹیلی کاسٹ)

ہفتہ

9-00 (دن) کمپیوٹر سب کے لئے۔

12-00 (دن) سرائیکی پروگرام۔ (بالعموم ترجمہ خطبہ)

1-00 (دن) میڈیکل میٹرز

8-00 (شب) بچوں سے ملاقات۔

اتوار

12-00 (دن) خطبہ (دوبارہ نشر)۔

1-00 (دن) مجلس عرفان

8-00 (رات) انگریزی بولنے والے دوستوں سے ملاقات

سوموار

12-00 (دن) درس کلام الٰہی

4-00 (شام) احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس

8-00 (رات) ہومیو پیتھی کلاس۔

منگل

12-00 (دن) پشتو پروگرام۔

1-00 (دن) تعارف کتب حضرت بانی سلسلہ (روحانی خزائن)۔

4-00 (شام) میڈیکل میٹرز۔

8-00 (رات) ترجمہ کلام الٰہی کلاس

11-30 (رات) یسرنا (-)

بدھ

7-00 (صبح) میڈیکل میٹرز

10-00 (صبح) ترجمہ کلام الٰہی کلاس (دوبارہ نشر)۔

11-30 (دن) یسرنا (-)۔

1-00 (دن) ہماری کائنات۔

4-00 (دن) سیرت رفقاء حضرت بانی سلسلہ

8-00 (رات) ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔

جمعرات

10-00 (دن) ترجمہ کلام الٰہی کلاس (نشر مکرر)

11-00 (دن) بچوں سے ملاقات۔

11-30 (دن) یسرنا (-)

12-00 (دن) سندھی پروگرام۔ (ترجمہ خطبہ)

1-00 (دن) کوئز تاریخ احمدیت۔

4-00 (شام) المائدہ پروگرام۔

4-30 (شام) اعتراضات کے جوابات

8-00 (رات) ہومیو پیتھی کلاس۔

(پروگرام لقاء مع العرب ہر روز رات 9 بجے پیش کیا جایا کرے گا)

حضرت صاحب کے ساتھ اردو زبان سیکھنے کا پروگرام اردو کلاس روزانہ صبح 8 بجے اور سہ پہر 3 بجے نشر ہوا کرے گا۔

نوٹ :۔ روزانہ صبح 5 بجے' دن 11 بجے' شام 5 بجے' رات 11 بجے احمدیہ ٹیلی ویژن سے آئندہ آنے والے چھ گھنٹوں کے پروگراموں کی تفصیل بتائی جاتی ہے۔ اسی طرح آئندہ ایک ہفتہ کے پروگرام روزنامہ الفضل ربوہ میں پیشگی چھپ بھی جاتے ہیں۔ احباب ان سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

☆O☆O☆O☆

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ عزیز عدنان احمد ولد ریاض احمد صاحب عمر 12 سال دار العلوم جنوبی ربوہ کے دل کا ایک وال پیدائشی طور پر بند ہے اس کا اپریشن راولپنڈی میں ہو رہا ہے احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

اعلان

○ وزارت تعلیم حکومت پاکستان نے کلچرل ایکسچینج پروگرام کے تحت مختلف ملکوں میں پوسٹ گریجویٹ / Ph.D تعلیم حاصل کرنے کیلئے سکالرشپ کیلئے درخواست طلب کی ہیں۔ ممالک کے نام یہ ہیں۔ جاپان، جرمنی، چین، روس، ترکی، کوریا، یونان، چیک ریپبلک، سلوواک، میکسیکو۔

درخواستیں روزنامہ Nation(8-12-97) میں دیئے گئے فارمیٹ کے مطابق پر کر کے ارسال کریں۔ آخری تاریخ 15-جنوری ہے۔

(نظارت تعلیم)

زیارت مرکز واقفین نو مرید کے ضلع شیخوپورہ

○ مورخہ 20- نومبر97ء بروز جمعرات مرید کے ضلع شیخوپورہ سے واقفین نو بچوں کا ایک وفد مکرم ضیاء اللہ ظفر صاحب مربی سلسلہ اور مکرم فاروق احمد صاحب سیکرٹری وقف نو کے ہمراہ ربوہ پہنچا اس وفد میں 29 بچے اور 14 خواتین اور 5 دیگر احباب شامل تھے۔ وفد کے قیام وطعام کا انتظام دار الضیافت میں کیا گیا۔ ربوہ میں قیام کے دوران وفد نے بہشتی مقبرہ میں ائمہ جماعت اور دیگر بزرگان سلسلہ کی قبروں پر اجتماعی دعا کی وفد نے بیت المبارک دفتر P.S. اور قصر امامت، دفاتر صدر انجمن احمدیہ، دفاتر تحریک جدید کا دورہ کیا۔ بچوں نے خلافت لائبریری کا دورہ بھی کیا جہاں انہوں نے لائبریری ہال، رسائل سیکشن اخبارات سیکشن اور لیمینیشن سیکشن کا دورہ کیا۔ وفد نے مکرم حبیب الرحمان صاحب زیروی اسسٹنٹ لائبریرین سے ملاقات کی۔ آپ نے خلافت لائبریری کے قیام کی غرض وغایت بتائی اور بچوں کو نصائح فرمائیں۔ بلائنڈ سیکشن میں بچوں نے مکرم حافظ محمد ابراہیم صاحب شاہد سے ملاقات کی۔ آپ نے بلائنڈ سیکشن کا تعارف کروایا اور واقفین نو بچوں کو پیغام دیا کہ جب کوئی نابینا دیکھیں تو اس کی خدمت راستہ دکھانے میں کریں کسی نابینا کا مذاق نہ اڑائیں۔

بچوں اور خواتین نے بیت الاقصیٰ اور صد سالہ جشن تشکر اور دفاتر الفضل کا دورہ بھی کیا۔ بچوں اور خواتین نے لجنہ اماء اللہ پاکستان کی نمائندہ مکرمہ رضیہ درد صاحبہ (نائب صدر لجنہ) اور مکرمہ عائشہ آمینہ صاحبہ (نائب صدر لجنہ) اور مکرمہ صفیہ خالد گورایہ صاحبہ (جنرل سیکرٹری) سے ملاقات کی۔ بچوں نے ایم ٹی اے کے لئے ایک پروگرام بھی ریکارڈ کروایا۔ پروگرام کی ریکارڈنگ فضل عمر فاؤنڈیشن کے لان میں کی گئی۔ مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب مربی سلسلہ نے واقفین نو بچوں کا انفرادی تربیتی جائزہ لیا اور توجہ طلب امور کی طرف رہنمائی کی۔ مکرمہ ڈاکٹر بشریٰ ناہید صاحبہ، ایاز کلینک رحمت بازار ربوہ نے بچوں کا طبی معائنہ کیا اور والدین کو بچوں کی صحت کا خیال رکھنے کی تلقین فرمائی۔ مورخہ 23- نومبر کو وفد ربوہ کی نیک یادیں لئے بذریعہ سرگودھا ایکسپریس واپس روانہ ہوا۔ وکالت وقف نو کی طرف سے مکرم عبد الحلیم احمد صاحب مربی سلسلہ اور مکرم سید طاہر محمود صاحب ماجد مربی سلسلہ نے ڈیوٹی کے فرائض سر انجام دیئے۔

(وکالت وقف نو)

بقیہ صفحہ 1

قافلہ بیت اقصیٰ سے اقصیٰ روڈ پہنچا اور ایوان محمود سے غربی سمت یادگار چوک کی طرف مڑا اور دار الضیافت کے ساتھ ساتھ بیت مبارک کے سامنے والی شرقی سڑک سے ہوتا ہوا سرگودھا روڈ پہنچا۔

جنازہ ایک چارپائی پر رکھا تھا جس کے ساتھ لمبے لمبے بانس باندھ دیئے گئے تھے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ کندھا دے سکیں۔

نہایت سکون، وقار، خاموشی اور نظم و ضبط سے چلتے ہوئے جنازہ دو بج کر چالیس منٹ پر بہشتی مقبرہ پہنچا تو حضرت صاحبزادہ صاحب کی تدفین اور دعا میں حصہ لینے کے لئے ہزاروں افراد بہشتی مقبرہ کے باہر پہنچ چکے تھے اس وقت تک بہشتی مقبرہ کے گیٹ بند رکھے گئے تھے جنازہ کے اندر داخل ہونے اور اندرونی چار دیواری تک جانے کے دوران گیٹ بند رکھے گئے۔ جنازہ جب اندرونی چاردیواری میں داخل ہو گیا تو بہشتی مقبرہ کے گیٹ کھول دیئے گئے۔

پہلے سے کئے گئے اعلان کے مطابق اندرونی چار دیواری میں صرف افراد خاندان حضرت بانی سلسلہ، ناظر صاحبان، وکلاء صاحبان، نائب ناظران- افسران صیغہ- مربیان- مجالس خدام و انصار کی مجلس عاملہ پاکستان کے اراکین- قائدین مجالس اور امراء جماعت وغیرہ کو داخل ہونے کی اجازت تھی- چار دیواری کی باہر کی طرف ایک اور دائرہ لگایا گیا تھا۔ جملہ احباب جماعت نہایت سکون اور اطمینان سے تدفین کی کارروائی مکمل ہونے کا انتظار کرتے رہے۔ ساڑھے تین بجے قبر تیار ہو جانے پر حضرت مرزا عبد الحق صاحب نے دعا کرائی۔

انتظامات جنازے کی ادائیگی کے لئے انتظامات پہلے سے مکمل کر لئے گئے تھے۔ مجلس خدام الاحمدیہ مقامی نے قریباً 500 نوجوان خدام کی ڈیوٹیاں مختلف مقامات پر لگا رکھی تھیں۔ ان جگہوں میں بہشتی مقبرہ بیت اقصیٰ، حلقہ بیت المبارک اور بازاروں کے مقامات نیز جنازہ کے قافلہ کے روٹ پر مستعد خدام ڈیوٹی پر موجود تھے۔ یہ انتظامات صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مکرم راجہ منیر احمد خان کی زیر نگرانی مہتمم صاحب مقامی مکرم قمر احمد کوثر صاحب نے انجام دیئے۔

صدر عمومی کے زیر انتظام سڑکوں کی خاص طور پر صفائی کروائی گئی اور سڑکوں پر پانی کا چھڑکاؤ کر دیا گیا تھا۔

دار الضیافت نے مہمانوں کے استقبال کے لئے گیسٹ ہاؤسز کا چارج سنبھال لیا تھا۔ دفتر لجنہ مرکزیہ میں خواتین کی رہائش اور طعام کا انتظام تھا۔ نائب ناظر ضیافت مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب نے بتایا کہ آج دار الضیافت میں صبح 7 بجے سے پکوائی کا کام شروع کر دیا گیا تھا۔ دوپہر کے وقت معمول کے ایک ڈائننگ ہال کی بجائے پانچ ڈائننگ ہالوں میں کھانا کھلایا جا رہا تھا۔ مکرم ملک صاحب نے بتایا کہ ہمارے ریکارڈ کے مطابق مجموعی طور پر پانچ ہزار مہمانوں کو کھانا کھلایا گیا۔

جن علاقوں سے مہمان تشریف لائے ہیں وہ یہ ہیں۔

لندن، مردان، ڈیرہ غازی خان، لاڑکانہ، اوچ شریف، راولپنڈی، چکوال، دوالمیال، فیصل آباد، لاہور، سرگودھا، شیخوپورہ، گجرات، کھاریاں، اسلام آباد، پشاور، سیالکوٹ، بہاولنگر، ملتان، خانیوال، نوشہرو فیروز، حافظ آباد، مانسہرہ، جڑانوالہ، فورٹ عباس، کمالیہ، کوٹلی آزاد کشمیر، اوکاڑہ، بھلوال، چنیوٹ، چک سکندر، جہلم، ننکانہ، ڈسکہ، خوشاب، گوجرانوالہ، فاروق آباد، منڈی بہاؤالدین، واہ کینٹ، کراچی، اونچے مانگٹ، جل بھٹیاں، حاصل پور وغیرہ وغیرہ۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے درجات بلند کرے۔ آپ کو اپنی رحمت اور مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے اور آپ کے درجات بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے۔ آمین۔

پاکستان کی 50 سالہ گولڈن جوبلی کے موقع پر احمدی بچی کی شاندار کامیابی

○ عزیزہ سارہ مختار بنت مکرم چوہدری انیس احمد صاحب مختار آف ڈگری کالج فار وومن ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی کراچی نے آل پاکستان انٹر بورڈ گرلز پینٹنگ کمپیٹیشن میں اول پوزیشن حاصل کی۔ یہ مقابلہ اسلام آباد میں مورخہ 97-4-26 کو منعقد ہوا تھا۔

عزیزہ سارہ مختار مکرم حضرت چوہدری احمد مختار صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ کراچی کی پوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز عزیزہ کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور مزید ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔

مخیر احباب کی خدمت میں ضروری گذارش

شعبہ امداد طلباء اس وقت انتہائی اعانت کا محتاج ہے۔ تعلیم کے بڑھتے ہوئے اخراجات کی وجہ سے اس شعبہ کے وظائف بہت بڑھ گئے ہیں۔ اس کے لئے احباب جماعت سے گزارش ہے کہ تعلیم جو کہ وقت کی ایک اہم ضرورت ہے کے لئے زیادہ سے زیادہ عطیات و صدقات شعبہ امداد طلباء کے لئے بھجوائیں تاکہ ضرورت مند طلباء کی حسب ضرورت امداد کی جاسکے۔

امید ہے تمام مخیر احباب اس کار خیر میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں گے۔ یہ رقم بد امداد طلباء خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروا سکتے ہیں۔ براہ راست نگران امداد طلباء معرفت نظارت تعلیم کو بھی یہ رقوم بھجوائی جاسکتی ہیں۔

(نگران امداد طلباء)

ڈسٹری بیوٹرز: فرنس آئل • کیروسین آئل • ہائی سپیڈ ڈیزل • انجن آئل • گیئر آئل اور • انڈسٹریل آئل

پاکستان بھر میں آئل شاپس کے لئے ہول سیل ریٹس پر لبریکینٹس دستیاب ہیں

شیل پاکستان لمیٹڈ

Shell

سمیع سنز

بادامی باغ لاہور

042 { 7722756-200273 200453-7725461 202330

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: 12- دسمبر- 1997ء
درجہ حرارت کم از کم 10 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 18 درجے سنٹی گریڈ

○ سپریم کورٹ کے جسٹس سعید الزمان صدیقی نے کہا ہے کہ جسٹس سجاد علی شاہ اپنے سوا فل کورٹ بناتے تو ہم تسلیم کر لیتے۔ کوئٹہ بنچ کا فیصلہ انتظامی حکم کے ذریعے ختم نہیں کیا جا سکتا۔

○ چیف جسٹس سجاد علی شاہ کے وکیل عبد الحفیظ پیرزادہ نے عدالت عظمیٰ میں دلائل دیتے ہوئے کہا کہ چیف جسٹس اگر کوئٹہ بنچ کا فیصلہ قبول کر لیتے تو کام جاری نہیں رکھ سکتے تھے۔ پیرزادہ نے کہا کہ ملک میں دو چیف جسٹس نہیں ہو سکتے۔ اگر سجاد علی شاہ چیف جسٹس ہیں تو اپنے حکم میں سے پابند چیف جسٹس کے الفاظ حذف کر دیں اور عدلیہ کے ادارہ کی ساکھ بحال کریں۔ عدالت سے سوال کیا گیا کہ کیا چیف جسٹس کا عہدہ خالی ہے؟ جسٹس صدیقی نے جواباً کہا کہ بالکل نہیں سجاد شاہ ہی چیف جسٹس ہیں۔

○ تہران میں ہونے والی آٹھویں اسلامی سربراہی کانفرنس کے آخری روز مسلمان رہنماؤں نے کشمیریوں پر مظالم بند کرنے کی قرارداد سمیت 142 قراردادوں کی منظوری دے دی ہے۔ اعلامیہ میں اسرائیلی پالیسیوں کی مذمت کی گئی ہے اور فلسطینی ریاست کے لئے اسلامی امہ کی حمایت کا اعادہ کیا گیا۔ انسانی حقوق کے اسلامی چارٹر۔ خواتین کی حمایت اور اسلامی مشترکہ منڈی کے فوری قیام پر زور دیا گیا ہے۔ آئندہ کانفرنس قطر میں ہوگی۔

○ وزیر اعظم محمد نواز شریف نے ایرانی رہنماؤں سے ملاقات کے دوران کہا ہے کہ غلط فہمیاں ختم' پاک ایران تعلقات پر آنچ نہیں آنے دیں گے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے قائمقام صدر وسیم سجاد سے ایوان صدر میں طویل ملاقات کی ہے۔ اعتزاز احسن اور رضا ربانی بھی ان کے ہمراہ تھے۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے حامد ناصر چٹھہ۔ سروپ۔ خورشید خان۔ جنرل اسلم بیگ۔ اسد درانی اور دیگر سیاسی رہنماؤں کو ظہرانہ بھی دیا۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے پشاور میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ احتساب کے بغیر کسی الیکشن کو نہیں مانتے۔ موٹروے پر ڈکیتی کی وارداتیں خود حکومت کرا رہی ہے۔

○ سیکرٹری دفاع لیفٹیننٹ جنرل (ر) افتخار علی نے کہا ہے کہ دفاع وطن کے سوا مسلح افواج کو کسی دوسرے معاملے میں دلچسپی نہیں ہے۔

○ واپڈا نے اپنے وسائل میں کمی کے بدترین بحران کو دور کرنے کے لئے 10 فیصد اضافے کا فیصلہ کیا ہے۔ بلوں میں شامل تمام سرچارج کو ایک ہی سرچارج کا نام دیا جائے گا۔

○ سابق صدر فاروق لغاری نے کہا ہے کہ آئین اور قانون کے خلاف ایوان صدر کو آلہ کار بنانے کی کوشش کی گئی۔ میں نے فیصلہ ضمیر کے مطابق کیا۔

○ اخباری اطلاعات کے مطابق پشاور کے بعض علاقوں میں گذشتہ چند سالوں میں ایک لاکھ افغانیوں کو عیسائی بنایا گیا ہے۔ عیسائی تنظیموں نے پشاور شہر کے قریب کچا گڑھ۔ اور ناصر باغ میں افغان مہاجرین کے کیمپوں میں اپنے ٹھکانے بنا رکھے ہیں۔

○ چیف جسٹس کے وکیل ماہر قانون دان عبد الحفیظ پیرزادہ نے کہا ہے عدلیہ پارلیمنٹ سے بالاتر ہے۔ پارلیمنٹ عدلیہ کے سامنے جوابدہ ہے۔ یہ قانون کے اندر رہتے ہوئے قانون سازی کر سکتی ہے۔ لیکن اسے اکثریت کے زور پر ہندوازم رائج کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ 8 ویں ترمیم مارشل لاء کی چھتری تلے بننے والی پارلیمنٹ نے منظوری کی تھی۔ حکومت نے سپریم کورٹ کا تقدس پامال کیا۔ عدلیہ اپنا وجود بچائے چیف جسٹس کو کام سے روکنے کا حکم واپس لیا جائے۔ اور پہلے اس بات کا فیصلہ کیا جائے کہ بنچ سماعت بھی کر سکتا ہے یا نہیں۔

○ وائس آف جرمنی کے مطابق جنوبی ایشیا کی تاریخ میں یہ پہلا واقعہ ہے کہ پاکستان کی عدالت عظمیٰ کے حاضر سروس سربراہ کے خلاف مقدمہ کی سماعت کی جا رہی ہے۔ چیف جسٹس سجاد علی شاہ کے وکیل عبد الحفیظ پیرزادہ کے پرزور دلائل کے دوران جج صاحبان زیادہ تر خاموش رہے۔

○ بلوچستان کابینہ میں توسیع کی گئی ہے۔ چار نئے وزراء نے حلف اٹھا لیا ہے۔

○ فیکٹری ایریا لاہور میں پولیس کا نجی ٹارچر سیل پکڑا گیا ہے۔ زنجیروں میں جکڑی ہوئی عورت سمیت دو افراد کو رہا کرا لیا گیا۔ سینکڑوں شہریوں نے زبردست مظاہرہ کر کے والٹن روڈ اور کوٹ لکھپت روڈ بلاک کر دی۔ ٹارچر سیل گلشن کالونی کے ایل ڈی اے فلائٹس میں قائم کیا گیا تھا۔ محلہ داروں کے مطابق یہاں سے اکثر چیخ وپکار کی آوازیں آتی تھیں۔

○ سینٹ میں وزیر خزانہ سرتاج عزیز نے اعلان کیا ہے کہ بینکوں سے نکالے گئے ملازمین کو بحال نہیں کیا جائے گا۔

○ پاکستان مسلم لیگ کے سینئر نائب صدر و قومی اسمبلی کے رکن اعجاز الحق نے کہا ہے کہ صدر کا عہدہ ختم کیا جائے یا بیلنس آف پاور ہونا چاہئے۔ آئین الہامی کتاب نہیں۔ تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ پوری قوم یہ پوچھ رہی ہے کہ عدلیہ میں اختلافات تین سال تک کیوں سامنے نہ آئے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف نے کہا ہے کہ کوئی غلط فہمی میں نہ رہے۔ شادی میں کھانا دینے والوں کے خلاف سخت کارروائی ہوگی۔ اس سلسلہ میں احتساب کمیٹیاں بنا دی گئی ہیں۔

○ مسلم لیگ کے سینئر نائب صدر اور سابق وفاقی وزیر اعجاز الحق نے کہا ہے کہ لغاری سازشی نہیں تھے۔ بحران کے ذمہ دار آدھے ہمارے لوگ تھے۔ نواز شریف کو بڑا بھائی سمجھتا ہوں لیکن وہ بھی تو مجھے چھوٹا بھائی سمجھیں۔

○ جہانیاں سے پانچ کلو میٹر دور ایک بس ٹرالے سے ٹکرا گئی۔ 15 مسافر ہلاک اور 30 زخمی ہو گئے۔

○ بے نظیر اور اجمل خٹک نے صدارتی امیدوار پر مذاکرات کئے ہیں۔

○ گھی کی قیمت میں اضافہ ہو گیا ہے۔ 16 کلو کنستر کی قیمت میں 5 روپے بڑھائے گئے ہیں۔

○ محترمہ بے نظیر نے قائمقام صدر وسیم سجاد سے کہا ہے کہ آپ صدارتی الیکشن کے لئے کھڑے ہو جائیں میں حمایت کا یقین دلاتی ہوں۔ اگر حکومتی جماعت نے آپ کو اپنا صدارتی امیدوار نامزد کیا تو پاکستان پیپلز پارٹی مکمل اور غیر مشروط حمایت کرے گی۔

○ نوابزادہ نصر اللہ خان نے کہا ہے کہ عدلیہ سے زیادتی پر تمام جماعتیں صدارتی الیکشن کا بائیکاٹ کر دیں۔

○ حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ مردم شماری کے بعد نئے شناختی کارڈ اور پوسٹ کارڈ جاری ہوں گے۔

○ پی آئی اے کے چیئرمین شاہد خاقان عباسی نے کہا ہے کہ سال 97-96 میں پی آئی کا پونے پانچ ارب روپے کا نقصان ہوا ہے۔

○ سیمنٹ کی قیمت 30 روپے بوری کم ہو گئی ہے۔ پنجاب میں بوری 158 روپے سندھ میں 175 روپے اور سرحد میں 172 روپے فروخت ہو رہی ہے۔

○ گوجرانوالہ کے قریب آتشیں اسلحہ سے لیس مسلح چار ڈاکوؤں نے سڑک پر رکاوٹیں کھڑی کر کے متعدد بسوں' ویگنوں اور ٹرکوں کو لوٹ لیا۔

○ حکومت نے تعلیمی اداروں میں موسم سرما کی تعطیلات 23- دسمبر سے 31- دسمبر تک کرنے کا اعلان کیا ہے۔ لہٰذا تمام سرکاری و نیم سرکاری سکول و کالج اس دوران بند رہیں گے۔

○ بھارتی جنتا پارٹی کے صدر ایل کے ایڈوانی نے کہا ہے کہ برسراقتدار آکر ایٹم بم بنائیں گے۔

○ ہندوؤں نے مسلمانوں کو آسام سے نکالنے کے لئے منظم مہم شروع کر دی ہے۔

○ اردن نے 7 عراقی سفارت کار ملک بدر کر دیئے ہیں۔

○ تخریب کاروں نے خانیوال کے قریب ریلوے لائن اکھاڑ دی تھی۔ بروقت پتہ چلنے پر دو ایکسپریس ٹرینوں کو تباہی سے بچا لیا گیا ہے۔

پاک گولڈ سمتھ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: میاں عبدالمنان ناصر دوکان 212750
ابن میاں عبدالسلام صاحب گھر 211749

رنگ • روغن • اینٹ • سریا • گارڈر • بالے
ٹی آر • سیمنٹ • ریت • بجری
بازار سے خصوصی رعایتی قیمت پر دستیاب ہیں
طارق بلڈنگ میٹریل
پروپرائیٹرز چوہدری سراج دین / احسن محمود اقصیٰ چوک ربوہ
فون دوکان 04524-211947

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان: 212515 رہائش: 212300

جرمن سیلڈ و لوکل ہومیوپیتھک ادویات
مدر ٹنکچرز، پوٹینسیاں بائیوکیمک ادویات،
شوگر آف ملک، خالی ٹیوبز ڈراپرز نیز ہومیوپیتھک کتب کی بارعایت خرید کا با اعتماد ادارہ
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ
771 213156

تبادلہ پلاٹس
سرگودھا شہر سے سکنی و کمرشل پلاٹس کے تبادلہ میں ربوہ • اسلام آباد • راولپنڈی میں زرعی، سکنی و کمرشل پلاٹس درکار ہیں۔
رابطہ:
• سرگودھا: فرز اسٹیٹ ایجنسی - فرز احمد
موبائل: 212464/0341-775609
• راولپنڈی- اسلام آباد:
[illegible] احمد خان
فون دفتر: 552380 رہائش 593083
• ربوہ: پولٹری ماسٹر خالد- زاہد
فون دفتر: 213115